باب چہارم

اَخلاق وآداب

(1) اِخلاص وتقویٰ

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اخلاص وتقویٰ کے معنیٰ ومفہوم کو جان سکیں۔
- قرآن وسنت کی روشنی میں اخلاص وتقویٰ کی اہمیت وفضیلت کو سمجھ سکیں۔
- سیرتِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سے اخلاص وتقویٰ کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- اخلاص وتقویٰ اختیار نہ کرنے کے دنیوی واخروی نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- عملی زندگی میں اخلاص وتقویٰ کے معاشرتی فوائد وثمرات کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرت نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اخلاص وتقویٰ کی مثالوں سے سبق حاصل کر سکیں۔
- عملی زندگی کے معاملات میں اخلاص وتقویٰ کا مظاہرہ کر سکیں۔
- اخلاص وتقویٰ کو اپنا کر ایک مثالی مسلمان بن کر اپنی دنیا وآخرت بہتر بنا سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

اِخلاص کا معنیٰ ہے: خالص بنانا، صاف کرنا۔ اِخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔قرآنِ مجید میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اِخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو کام بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اُنھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سُو ہو کر۔ (سورۃ البینۃ: 5)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (صحیح بخاری: 1) **ترجمہ:** تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے: ڈرنا، پرہیزگاری اختیار کرنا۔تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

تقوٰی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر ایمان والوں کو خطاب کر کے تقوٰی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں عزّت و شرافت کا معیار تقوٰی کو قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ (سورۃ الحجرات: 13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تقوٰی کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔ گویا اگر دل میں تقوٰی ہے تو انسان کے اَعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقوٰی کی دولت سے محروم ہے تو اَعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقوٰی پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اِخلاصِ نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

اِخلاص و تقوٰی اور اسوۂ حسنہ

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ ہمیں اخلاص و تقوٰی کا درس دیتی ہے۔ گویا اِخلاص و تقوٰی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور تقوٰی پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرتے تھے۔ اہلِ مکہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اِن تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہلِ مکہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا:

"اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔"

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے تقوٰی کا یہ عالم تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بعض اوقات اتنی عبادت کرتے تھے کہ پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر نماز کے بعد استغفار فرماتے تھے اور دن میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرماتے تھے، حالاں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ معصوم عن الخطا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مغفرت کا اعلان فرما رکھا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ استغفار فرمانا دراصل اپنی امت کی تعلیم کے لیے تھا۔

ایک غزوے کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ایک جگہ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دشمن اِدھر آ نکلا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی، اس نے تلوار پر قبضہ کر لیا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جگایا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ اب تمھیں کون بچا سکتا ہے؟ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے بچانے والا اللہ ہے۔ یہ جواب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس اعتماد اور بھروسے کے ساتھ دیا کہ دشمن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اس حالت میں تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی، اب تلوار نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ میں تھی، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ تمھیں اب کون بچا سکتا ہے؟ اس شخص کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

Web Version of PCTB Textbook

نے اسے معاف کر دیا۔ اس شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ سلوک کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اخلاص و تقویٰ کا پیکر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ کا ہر لمحہ اِن صفات کا مظہر تھا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اپنے اندر اِخلاص و تقویٰ کی خوبیاں پیدا کریں۔ ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں۔

اِخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اَعمال قبول بھی ہوں گے اور اُن کی لذّت میں بھی اِضافہ ہوگا۔ جب انسان نیکی کا عمل اِخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اُس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے، اُس کی لذّت ختم ہو جاتی ہے۔ جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی اور وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہوگا۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے:

(الف) زیادہ دولت والا　(ب) زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا

(ج) زیادہ حسن والا　(د) زیادہ شہرت والا

(ii) تمام اعمال کا دارومدار ہے:

(الف) علم پر　(ب) نیت پر　(ج) صحت پر　(د) جوانی پر

(iii) اخلاص کا معنیٰ ہے:

(الف) خالص بنانا　(ب) عبادت کرنا　(ج) کوشش کرنا　(د) ڈرنا

(iv) اِخلاص لازمی نتیجہ ہے:

(الف) بزرگی کا　(ب) تقویٰ کا　(ج) کثرتِ عبادت کا　(د) علم و دانش کا

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ کا اصل مقام قرار دیا:

(الف) سوچ کو　(ب) دماغ کو　(ج) زبان کو　(د) دل کو

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) اِخلاص کا مفہوم بیان کریں۔

(ii) تقویٰ کے مفہوم پر روشنی ڈالیں۔

Web Version of PCTB Textbook

(iii) اِخلاص وتقویٰ کے بارے میں ایک قرآنی آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) اِخلاص وتقویٰ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(v) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے اِخلاص وتقویٰ کی ایک مثال ذکر کریں۔

☆ **تفصیلی جواب لکھیں۔**

(i) اِخلاص وتقویٰ کا مفہوم واہمیت بیان کرتے ہوئے سیرتِ طیبہ سے اس کی مثالیں پیش کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اس سبق میں آپ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے اِخلاص وتقویٰ کے مختلف واقعات پڑھے ہیں، اسلامی کتابوں کے مطالعہ کے ذریعے سے
- صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہلِ بیتِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم اور دوسرے مشاہیر کے اِخلاص وتقویٰ کے واقعات یاد کیجیے اور اپنے ہم جماعتوں کو سنائیے۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو سمجھایے کہ نیت دل کا عمل ہے، اس کا تعلق زبان سے بہت کم اور دل سے بہت زیادہ ہے۔
- طلبہ کو اِخلاص سمجھاتے ہوئے نیت اور زاویہ نگاہ کی اہمیت بتائیں کہ اس کے ذریعے سے کیسے ہر عمل کو عبادت بنایا جاسکتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

(2) پردہ پوشی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پردہ پوشی کے معنیٰ و مفہوم کو جان سکیں۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں پردہ پوشی کی اہمیت و فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اُسوہ حسنہ اور سیرتِ اہل بیت و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی روشنی میں پردہ پوشی کی مثالیں جان سکیں۔
- پردہ پوشی کی صفت کو اختیار نہ کرنے کے دنیوی و اخروی نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کے معاشرتی فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پردہ پوشی کی مثالوں سے سبق حاصل کر کے عملی زندگی میں پردہ پوشی کرنے والے بن سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کر کے معاشرے کو امن و آشتی کا گہوارہ بنا سکیں۔

پردہ پوشی کا معنیٰ ہے: کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ دینِ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں، نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس پر طنز کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوْا

ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔ (سورۃ الحجرات:12)

اسی طرح کسی کے عیب اچھالنے اور اسے طعنہ دینے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ پردہ پوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح بخاری:2442)

اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی بُرا کام دیکھ ہی لیا ہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے لیکن اگر وہ ایسا اجتماعی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا انفرادی یا اجتماعی نقصان ہو رہا ہو تو اجتماعی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کر دینے کو بھی اسلام قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب ہی کی نہیں ہوتی بلکہ انسان کا خود اپنے عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

Web Version of PCTB Textbook

میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہوا ور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالاں کہ اس نے رات گزاردی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ اتار دیتا ہے"۔ (صحیح بخاری: 6069)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرما دیتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس، اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اتنی بات سے ہی اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رُسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔ (جامع ترمذی: 2032)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں۔ اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔ نفرت بڑھنے کے ساتھ ساتھ دُشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ جب برائی کی باتوں اور عیبوں کو اچھالا جائے تو برائیاں پھیلتی ہیں اور جب برائیوں کے تذکرے مٹ جائیں تو برائیاں بھی مٹ جاتی ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما کر ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈالیں اور معاف کر دیں تاکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے اور باہمی اخوت و محبت کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) پردہ پوشی سے مراد ہے:

(الف) عیب چھپانا (ب) عیب ظاہر کرنا (ج) بڑھا چڑھا کر پیش کرنا (د) نصیحت کرنا

Web Version of PCTB Textbook

(ii) دوسروں کے عیب چھپانے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملے گا:

(الف) اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا جائے گا (ب) اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے گا
(ج) اس کو سخی لکھ دیا جائے گا (د) اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ دوسروں کی اصلاح فرماتے:

(الف) نام لے کر (ب) نام لیے بغیر
(ج) سختی فرما کر (د) مجمع میں اسے کھڑا کر کے

(iv) دینِ اسلام میں منع کیا گیا ہے:

(الف) عیب تلاش کرنے سے (ب) صلہ رحمی کرنے سے
(ج) سخاوت کرنے سے (د) میانہ روی اختیار کرنے سے

(v) جب انسان کے پاس کوئی خبر پہنچے تو اسے چاہیے کہ:

(الف) تصدیق کرے (ب) تردید کرے (ج) آگے پہنچائے (د) انکار کر دے

☆ **مختصر جواب دیں۔**

(i) پردہ پوشی کا مفہوم بیان کریں۔
(ii) پردہ پوشی کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
(iii) پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
(iv) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردہ پوشی کا حکم کیسے پورا کیا؟
(v) پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کا کیا کردار ہے؟

☆ **تفصیلی جواب دیں۔**

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پردہ پوشی پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ میں پردہ پوشی سے سبق حاصل کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر کردار کُشی کرنے کے گناہ اور نقصانات کے متعلق مذاکرہ کریں۔
- پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے نقصانات کے واقعات جماعت میں بیان کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو آگاہ کریں کہ وہ پردہ پوشی کے حکم پر کیسے عمل کر سکتے ہیں۔
- طلبہ کو مناسب طریقے سے سمجھائیں کہ وہ اپنے ماں باپ سے اپنے دل کی ہر بات کریں۔ اگر کسی شخص کا رویہ یا میل جول انھیں مناسب نہ لگے تو اس کا تذکرہ بھی اپنے والدین سے کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

(3) جھوٹ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- جھوٹ کے معنیٰ و مفہوم اور مختلف صورتوں کے متعلق جان سکیں۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں جھوٹ سے بچنے اور سچ کو اختیار کرنے کی اہمیت و فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- سیرت نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور سیرت اہلِ بیت اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے جھوٹ سے بچنے اور سچ کو اختیار کرنے کی مثالیں جان سکیں۔
- سیرت نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور سیرت اہل بیت اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے جھوٹ سے بچنے اور سچ کو اختیار کرنے کی مثالیں جان کر اپنے قول و فعل کا جائزہ لے سکیں۔
- ''سچ بولیں اور سچوں کا ساتھ دیں'' کے نعرے کو معاشرے میں پروان چڑھا سکیں۔

جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو یہ سچائی ہے۔ حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکا دینا جھوٹ کہلاتا ہے۔ تمام مہذّب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کو حرام قرار دیا گیا اور ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ﴿۳۰﴾ (سورۃ الحج: 30) ترجمہ: ''اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

ایک موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (صحیح بخاری: 33)

ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا ''کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟'' آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''ہاں ہوسکتا ہے۔'' پھر انھوں نے پوچھا ''کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟'' آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''ہاں ہوسکتا ہے'' پھر انھوں نے پوچھا ''کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟'' آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''نہیں مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا''

(مؤطا امام مالک: 1630)

جھوٹ کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں ہے بلکہ تن درست انسان کا اپنی بیماری کی جھوٹی درخواست دینا، جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ (طبّی رپورٹ) بنوانا، جھوٹی سفارش کرنا، مذاق میں جھوٹ بولنا، کسی پر جھوٹا مقدمہ بنا دینا، کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا، موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے خلافِ واقعہ بات کی تشہیر کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

جھوٹ اتنی بری عادت ہے کہ اسلام سے پہلے جب لوگوں میں کئی برائیاں موجود تھیں، اس کے باوجود وہ جھوٹ سے بچا کرتے تھے اور اسے بہت بری عادت سمجھتے تھے۔

Web Version of PCTB Textbook

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم اعلانِ نبوّت سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم تجارت میں اس قدر دیانت داری سے کام لیتے کہ اہلِ عرب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

اہل مکہ جانتے تھے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ سچ بولا، کبھی کسی کو دھوکا نہیں دیا اور کبھی کسی کے ساتھ خیانت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ جب روم کے بادشاہ ہرقل نے ابوسفیان سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے بارے میں پوچھا کہ انھوں نے کبھی جھوٹ بولا ہے تو دشمن ہونے کے باوجود ابوسفیان نے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، کہا کہ وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو جھوٹ سے شدید نفرت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے فیض یافتہ یہ لوگ جھوٹ سے کس قدر اجتناب کرتے تھے، اس کا اندازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے ہوسکتا ہے، وہ فرماتے تھے:

وَاللهِ مَا كُنَّا نَكْذِبُ وَلَا نَدْرِيْ مَا الْكَذِبُ

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم کبھی جھوٹ نہ بولتے تھے اور ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ جھوٹ ہوتا کیا ہے۔

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

- اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کے رزق میں برکت فرماتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو نہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزّت کھو دیتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو خود پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور وہ اپنی نظر میں بھی گر جاتا ہے۔

سچ بولنے والے کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اسے دل کا سکون مل جاتا ہے۔ لوگ اس کی عزّت کرتے ہیں اور اس کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والے کو بعض اوقات وقتی فائدہ تو حاصل ہوسکتا ہے، لیکن اصل فائدہ اور ہمیشہ رہنے والا فائدہ سچ بولنے والے کو ہی ملتا ہے۔

ہمیں ہمیشہ سچائی کی عادت اپنانی چاہیے۔ خاص طور سے اپنے ماں باپ سے تو ہرگز جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ جو بچے اپنے ماں باپ سے جھوٹ بولتے ہیں وہ زندگی میں غلطیاں کرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کا یہ اصول بنانا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور سچ کا ساتھ دیں۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو:

(الف) سادہ لوح ہو (ب) جھوٹا ہو (ج) بزدل ہو (د) بخیل ہو

Web Version of PCTB Textbook

(ii) منافق کی ایک نشانی ہے:

(الف) جھوٹ بولنا (ب) سچ بولنا (ج) کنجوسی کرنا (د) بغاوت کرنا

(iii) سچائی راستہ دکھاتی ہے:

(الف) بادشاہت کا (ب) اقتدار کا (ج) محل کا (د) نیکی کا

(iv) عرب کے لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو لقب سے یاد کرتے تھے:

(الف) محبوبِ عالم (ب) عالمِ دین (ج) صادق و امین (د) ماہر تاجر

(v) تمام برائیوں کی جڑ ہے:

(الف) زیادہ بولنا (ب) زیادہ کھانا (ج) زیادہ سونا (د) جھوٹ بولنا

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) سچ اور جھوٹ میں کیا فرق ہے؟

(ii) جھوٹ کی مذمت پر ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) جھوٹ کی مذمت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سچائی اور راست گوئی کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

(v) جھوٹ کے کیا نقصانات ہیں؟

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جھوٹ کی مذمّت پر جامع مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- جھوٹ کی ممانعت پر دو قرآنی آیات اور دو مستند احادیث مبارکہ مع ترجمہ تحریر کر کے لائیں۔
- جھوٹ کو اپنی زندگی سے نکال دیجیے۔ کسی بھی خامی کو ختم کرنے کے لیے تھوڑی محنت کرنا پڑتی ہے، لیکن آخر کار اس سے نجات مل ہی جاتی ہے۔

برائے اساتذہ کرام

- گروپ کی صورت میں جھوٹ کے نقصانات کے بارے میں طلبہ کے درمیان ایک مکالمہ کروایا جائے۔
- بچوں کو مشاہیرِ اسلام کی صداقت کے واقعات سنائیں۔
- زبان کی حفاظت کے موضوع پر مباحثہ کا انعقاد فرمائیں۔

Web Version of PCTB Textbook

(4) غِیبت اور بُہتان

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- غیبت اور بہتان کے معنیٰ و مفہوم، اسباب، مختلف صورتیں اور غیبت اور بہتان کے درمیان فرق کو جان سکیں۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں غیبت اور بہتان سے بچنے کے طریقے، اس کی اہمیت اور فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- غیبت اور بہتان کے دنیوی و اخروی نقصانات سمجھ سکیں۔
- اس بات کا ادراک کر سکیں کہ غیبت اور بہتان باہمی تعلقات کی خرابی اور معاشرتی بگاڑ کی جڑ ہیں۔
- روزمرّہ زندگی میں غیبت اور بہتان سے بچنے کے معاشرتی فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- غیبت اور بہتان کے دنیوی و اخروی نقصانات کو جان کر ان سے اجتناب کرنے والے بن سکیں۔
- روزمرہ معاملات میں غیبت اور بہتان سے بچتے ہوئے معاشرے کو ان رذائل سے پاک کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

غیبت اور بہتان کا معنیٰ ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔ کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو طعنہ اور طنز کہتے ہیں۔ کسی کو طعنہ دینا اور اس پر طنز کرنا بھی حرام ہے۔

کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی بہتان ہے۔ اسے تہمت لگانا بھی کہتے ہیں۔ اسلام کے عدالتی نظام میں کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا جرم ہے، تہمت لگانے والے پر اسی کوڑوں کی سزا نافذ ہوتی ہے۔

کسی کی جسمانی یا عملی کمزوری، رنگ، نسل، خاندان یا پیشے کی بنیاد پر اسے طعنہ دینا یا اس کی غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ہر انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جب کسی کی جسمانی کمزوری یا رنگ و شکل کی بنیاد پر اس کی تحقیر کی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے قرآنِ مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔

(سورۃ الھمزۃ:01)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس سے تو تم (انتہائی) نفرت کرتے ہو **(سورۃ الحجرات:12)**

قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال غیبت کی بیان کی گئی ہے، کیوں کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت

سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو نہ ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کردے گا۔ (سنن ابی داؤد:4880)

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دو قبروں کے پاس سے گزرے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ انھیں عذاب ہو رہا ہے، ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب کرتے ہوئے پاکی کا خیال نہیں رکھتا تھا اور دوسرے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ:349)

غیبت کرنا بزدل اور بے کار لوگوں کا شیوہ ہے۔ بہادر لوگ غیبت جیسے مرض سے دور رہتے ہیں۔ غیبت کرنے والے شخص کی شخصیت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے اور وہ لوگوں کے جن عیبوں کا تذکرہ کر رہا ہوتا ہے، ایک دن خود بھی ان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان کی حفاظت کریں۔ ہمارے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر قول و فعل کا حساب دینا ہوگا۔ ہم جو لفظ بھی بولتے ہیں وہ محفوظ کر لیا جاتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔ (سورۃ ق:18)

غیبت سے بچنے کے لیے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جو ہر وقت غیبت میں اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے، ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔ اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی منحوس دیواریں کھڑی ہوگئی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، نہ غیبت کریں اور نہ ہی سنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بچے گا، ہمارا دل پرسکون رہے گا، دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور ہم آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنے کو کہتے ہیں:

(الف) غیبت (ب) فتنہ وفساد (ج) فضول خرچی (د) بے حیائی

(ii) کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو کہتے ہیں:

(الف) تکبر اور غرور (ب) طنز اور طعنہ (ج) لا پروائی اور سستی (د) چغل خوری اور غیبت

(iii) قرآنِ مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے:

(الف) غیبت کو (ب) جھوٹ کو (ج) سود کو (د) تکبر کو

(iv) دوسروں کے عیبوں کا تذکرہ کرنے والا مبتلا ہو جاتا ہے:

(الف) بیماریوں میں (ب) انھی عیبوں میں (ج) لالچ میں (د) تکبر میں

(v) غیبت اور بہتان کی وجہ سے دلوں میں پیدا ہوتی ہے:

(الف) حرص (ب) لالچ (ج) نفرت (د) میانہ روی

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) غیبت کا کیا معنیٰ ہے؟ (ii) بہتان کا کیا معنیٰ ہے؟

(iii) غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(v) غیبت اور بہتان کے معاشرے پر دو نقصانات تحریر کریں۔

☆ تفصیلی جواب لکھیں۔

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غیبت اور بہتان کی حرمت پر مضمون تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- عملی زندگی سے مثالیں دیں کہ ہم غیبت اور بہتان سے بچتے ہوئے کس طرح خلوص اور خیر خواہی کا رویہ اپنا سکتے ہیں؟
- غیبت اور بہتان کی ممانعت پر قرآنی آیات اور مستند احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ چارٹ پر تحریر کر کے کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو غیبت سے بچنے کی ترغیب دیجیے اور غیبت کی حوصلہ شکنی کیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook

(5) جادو، فال اور توہّم پرستی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کے معنیٰ و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- قرآن وسنّت کی روشنی میں ستاروں کے ذریعے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کے فتنوں کے بارے میں شرعی احکام جان سکیں۔
- جادو سیکھنے، سکھانے، کرنے اور کروانے کی ممانعت سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- پُراُمید رہنے اور نیک شگون لینے کی اہمیت جان سکیں۔
- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کے معاشرے پر ہونے والے نقصانات کا فہم حاصل کر سکیں۔
- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی مختلف صورتوں اور ان کے تدارک کا جائزہ لے سکیں۔
- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی اپنے معاشرے میں موجود مختلف صورتوں کی نشان دہی کر سکیں۔
- قرآن وسنّت کی روشنی میں جادو، ستاروں کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی مذمت سے آگاہ ہو کر روزمرہ زندگی میں اس سے اجتناب کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

توہم پرستی کا معنیٰ ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا بدشگونی ہے۔ بدشگونی اور توہم پرستی قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی شر نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کر دے تو کوئی اسے دور نہیں کر سکتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمھارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اِس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ یونس: 107)

انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت اور توہّم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل خام خیالی کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔ مستقبل کے حالات جاننے اور مستقبل کے کام بنانے کے لیے ستاروں کی چال، فال یا جادو ٹونے وغیرہ کا استعمال اسلام میں حرام ہے۔

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون

طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔

اسلام نے جیسے تو ہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم:5821)

اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:5754)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

"اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند أحمد:7045)

جادو ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں اور عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا، البتہ خیال پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اسلام میں جادو کرنے، کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے **سورۃ الفلق** اور **سورۃ الناس** پڑھنے اور عجوہ کھجور کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (**سورۃ الفلق** اور **سورۃ الناس**) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی:2058)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔ (صحیح بخاری:5769)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔ (صحیح بخاری:5764)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے:

اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

ترجمہ: میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ (جامع ترمذی: 2060)

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور حضرت اسحاق علیہ السّلام کے لیے یہی دعا فرماتے تھے۔

Web Version of PCTB Textbook

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔
- جادو، ٹونے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام بنانے کے شوقین لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض اوقات اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔
- جاہل عاملوں اور شعبدہ بازلوگوں کے ہتھے چڑھ کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، حاجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نماز حاجت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے ہمیں روشن تعلیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا کہلاتا ہے:

(الف) بدشگونی (ب) جادو (ج) فال (د) علم نجوم

(ii) انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے:

(الف) بداعمالیوں کے سبب سے (ب) جادو کی وجہ سے
(ج) تیز رفتاری کے سبب سے (د) فال کے سبب سے

(iii) عرب زمانہ جاہلیت میں جس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے:

(الف) صفر (ب) محرم (ج) ذوالحجہ (د) ذوالقعدہ

(iv) حدیث مبارک کے مطابق جس شخص کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی:

(الف)	قسمت کا حال پوچھنے والا	(ب)	فضول خرچی کرنے والا
(ج)	حوصلہ شکنی کرنے والا	(د)	مزدور کا حق رکھنے والا

(v) وہ کھجور جسے جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے:

(الف) عنبر (ب) عجوہ (ج) مبروم (د) قلمی

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) توہم پرستی سے کیا مراد ہے؟

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کون سی دعا پڑھ کر حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم کیا کرتے تھے؟

(iii) پُرامید رہنے اور نیک شگون کی کیا اہمیت ہے؟

(iv) حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں جادو کا کیا علاج بیان کیا گیا ہے؟

(v) حصولِ خیر اور حاجت روائی کے لیے ہمیں کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے؟

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) جادو، فال اور توہم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی سے ہونے والے نقصانات پر مذاکرہ کریں۔
- خاندانی اور معاشرتی تعلقات میں ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی سے ہونے والی غلط فہمیوں کی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو استخارہ اور نماز حاجت کا مسنون طریقہ بتائیں۔
- حفاظت کے لیے صبح و شام کی دعائیں یاد کرنے کی ترغیب دیں۔

Web Version of PCTB Textbook